نصیب فرمایا جسے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ معراج کی روایات کے مطابق سیدنا جبریل علیہ السلام نے کہا تھا: اگر میں ایک پور کے برابر بھی آگے ہو جاؤں تو جل جاؤں گا، جبکہ ہمارے ائمہ علیہم السلام سے منقول ہے: ''بعض اوقات ہم اللہ تعالیٰ سے اس قدر قریب ہو جاتے ہیں کہ کسی مقرب فرشتے حتیٰ کہ کسی نبی و رسول میں بھی اس کی ہمت نہیں ہوتی۔'' [1]

کوئی عقل مند شخص اس جیسی باتیں سن کر یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا:

﴿رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَ هَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ۝﴾ (آل عمران: ۸/۳)

''اے ہمارے رب! ہمیں ہدایت عطا فرمانے کے بعد ہمارے دلوں کو راہ راست سے ٹیڑھا نہ کر دینا اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا فرما، بلاشبہ تو ہی عطا کرنے والا ہے۔''

جس شخص میں کچھ بھی عقل و شعور ہے اسے یقین ہے کہ اس قسم کی باتیں جو نقل کی گئی ہیں، وہ ان ائمہ کرام پر بہتان اور صریح جھوٹ ہیں۔ یقیناً ائمہ عظام ایسی باتوں اور ایسے پیروکاروں سے بری اور بیزار ہیں۔

❋......❋......❋

[1] الحکومۃ الاسلامیۃ: ص: ۵۲، من منشورات المکتبۃ الاسلامیۃ الکبری، طهران۔

دسویں فصل:

اہل بیت کی طرف
جھوٹی نسبت جوڑنا حرام ہے

بہترین نسب نبی کریم ﷺ کا نسب مبارک ہے اور آپ ﷺ کی طرف نسبت بلند ترین نسبت ہے، جو اہل بیت کے واسطے سے ہو بشرطیکہ وہ نسب صحیح ہو۔ عرب و عجم میں بے شمار لوگ اس نسبت کا دعویٰ کرتے ہیں۔ جو شخص واقعتاً اہل بیت میں سے ہو اور وہ صاحب ایمان بھی ہو اسے تو عظیم فضیلت حاصل ہے، کیونکہ اسے دو شرف حاصل ہیں: ایمان کا شرف بھی اور خاندانی شرف بھی۔ لیکن جو شخص جھوٹا دعویٰ کرے اس نے ایک عظیم گناہ کا ارتکاب کیا، کیونکہ اس نے ایسی چیز کے حصول کا دعویٰ کیا جو اسے حاصل نہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

((اَلْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُوْرٍ)) [1]

''جو شخص ایسی چیز کے حصول کا دعویٰ کرے جو اسے حاصل نہیں وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے جھوٹ کا لباس (یا جعلسازی والا لباس) پہن رکھا ہو۔''

بہت سی صحیح احادیث میں اپنے نسب کے علاوہ کسی اور کی طرف نسبت کی حرمت بیان کی گئی ہے، ان میں سے ایک حدیث حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

((لَيْسَ مِنْ رَجُلٍ ادَّعَى لِغَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُهُ، إِلَّا كَفَرَ بِاللّٰهِ، وَمَنِ ادَّعَى قَوْمًا لَيْسَ لَهُ فِيهِمْ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ)) [2]

---

[1] صحيح مسلم، الأدب باب النهي عن التزوير في اللباس وغيره......، ح: ٢١٢٩، من حديث عائشة رضي الله عنها

[2] صحيح البخاري، المناقب، باب: ٥، ح: ٣٥٠٨، وصحيح مسلم، الإيمان، باب بيان حال إيمان من قال لأخيه المسلم: يا كافر، ح: ١١٢